در بتول سے خیرات مانگنے کے لئے
فرشتے عرش سے بن کر فقیر آتے ہیں
عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه: أن رسول الله ﷺ أخذ
بید حسن و حسین، فقال: من أحبنی وأحب هذین وأباهما
وأمهما کان معی فی درجتی یوم القیامة (ترمذی شریف)
طاہرہ، عابدہ، زاہدہ، خاتون جنت، اُم ابیھا
السیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا
خاتونِ جنت
حیات مبارکہ اور فضائل عالیہ
حجۃ الاسلام پیر سید محمد عرفان مشہدی
ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان
مرتب ظہور احمد عرفانی
شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان
امہ چینل پر 2011 میں نشر ہونے والے پروگرام
Muhammad's family & companions سے مرتب کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

رب شرح لی صدری و یسر لی امری و احلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی

الحمدللہ الذی لا مانع لحکمہ ولا ناقض لقضائہ والصلوۃ والسلام علی سید الانبیائہ وسنداولیائہ واحبابہ المعارضین لاعدائہ

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ (سورۃ الشوریٰ آیت ۲۳)

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما۔

اللھم صلی علی محمد و علی الہ و صحبہ و بارک و صلوۃ وسلم و علیک یا رسول اللہ صلوۃ و سلام علیک یا حبیب اللہ

مولا یا صل و سلم دائما ابدا۔ علی حبیبک خیر الخلق کلھم

الحمدللہ منشی الخلق من عدم۔ثم الصلوۃ علی المختار فی القدم

محمد سید الکونین وثقلین ۔ والفریقین مین عرب و من عجم

فاق النبین فی خلق وخلق۔ ولم یدا نوہ فی علم ولا کرم

وکلھم من رسول اللہ ملتمس۔ غرفا من البحر او رشفا من الدیم

منزہ عن شریک فی محاسنہ ۔ فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم

ثم الرضا عن ابی بکر و عن عمر۔ و عن علی و عن عثمان ذی الکرم

والال والصب ثم التابعین فھم۔ اھل التقی والنقی والحلم والکرم

رب صل و سلم دائما ابدا ۔ علی حبیبک خیر الخلق کلھم

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ واعظم شانہ واتم برھانہ کی حمد وثناء حضور قائدالمرسلین سیدالنبیین سید العالمین امام الاولین وآلاخرین جناب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس وانور میں درود وسلام کا ہدیہ پیش کرنے کے بعد سیرت نبوی اور تاریخ اسلام میں حضرت خاتون جنت سیدہ النساء العالمین فاطمۃ الزھراء سلام اللہ علی ابیھا و علیھا کا مقام بہت بلند ہے۔سیدہ پاک نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی آل پاک واہل بیت اطہار میں سے ہیں اور صحابیہ ہیں۔انہیں دین اسلام میں سبقت حاصل ہے اور رسول پاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کا شرف حاصل ہے آپ مجاہدہِ اسلام ہیں یعنی عملاً بذات خود غزوات میں شرکت فرمائی ہیں۔ صالحات میں سے ہیں فتح مکہ سے پہلے جن لوگوں نے اسلام کے لئے تکالیف برداشت کیں حضرت فاطمۃالزہراء سلام اللہ علی ابیھا وعلیھا ان میں بھی شامل ہیں لہذا آپ سلام اللہ علی ابیھا وعلیھا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ صاحبزادی ہیں جو اپنے اس شرف اور فضل میں یکتا ہیں کہ وہ بضعۃالرسول یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جگر گوشہ ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ عملاً دین اسلام کی کوئی ایسی فضیلت اور عظیمت نہیں جس میں آپ شریک نہیں ہیں۔ ایک عورت ہونے کے باوجود آپ نے ہر عظیمت میں حصہ لیا اور صبر وثبات اور استقامت کے ساتھ ہر مرحلہ پر پوری اتری ہیں۔

حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ کی ولادت باسعادت نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے اعلان نبوت کے پانچ سال قبل ہوئی اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک پینتیس سال تھی چونکہ چالیس سال کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا تھا۔ اگرچہ روایات میں اختلاف ہے بعض روایات میں آتا ہے کہ سیدہ پاک کی عمر مبارک ایک سال تھی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا۔ لیکن اکثر سیرت نگار اس بات پر متفق ہیں سیدہ پاک سلام اللہ علی ابیھا وعلیھا کی ولادت مبارکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلان نبوت سے سال قبل 20 جمادی الثانی مکہ مکرمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے گھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقامت گاہ میں ہوئی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پاک جن میں چار بیٹیاں ہیں سیدہ خاتون جنت سلام اللہ علی ابیھا وعلیھا ان میں سے عمر میں چھوٹی لیکن مقام ومرتبہ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لحاظ سے سب سے بلند ہیں۔ سیدہ خاتون جنت سلام اللہ علی ابیھا وعلیھا نبی کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب بیٹی ہیں نبی پاک آپ سے بے حد محبت فرماتے تھے۔

سیدہ پاک سلام اللہ علی ابیھا وعلیھا کا نام فاطمہ جو کہ فطم سے مشتق ہے یہ نام خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا۔ محدثین کرام فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا نام فاطمہ اس مناسبت سے رکھا کہ اللہ تعالیٰ نے سیدہ پاک سلام اللہ علی ابیھا وعلیھا کو اور ان سے عقیدت رکھنے والوں کو جہنم سے محفوظ فرمادیا۔ سیدہ پاک سلام اللہ علی ابیھا وعلیھا کے حدیث پاک میں اور بھی نام مذکور ہیں ان میں فاطمہ، مبارکہ، زکیہ، صدیقہ، رضیہ، مرضیہ، محدثہ، زھراء اور طاہرہ زیادہ مشہور ہیں۔ سب سے

مشہور و مقبول نام زھراءاور بتول ہیں۔ لیکن تاریخ اسلام میں سیدہ پاک سلام اللہ علی ابیھا و علیھا کا نادر ترین نام ''اُم ابیھا'' ہے۔یعنی '' اپنے باپ کی ماں '' یہ خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے بیان فرمایا۔اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر پونے چھ سال تھی جب آپ کی والدہ پاک مخدومہ دارین سیدہ طیبہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہو گیا تھا۔ان کے بعد حضرت سیدہ فاطمہ بنت اسد جو مولائے کائنات کی والدہ ماجدہ ہیں انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کفالت کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے سیدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کو اپنی والدہ کے روپ میں دیکھا جب بھی میں ماں کا تصور کرتا ہوں مجھے فاطمہ بنت اسدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔ جب سیدہ فاطمہ بنت اسدا کا وصال ہو گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ داروں میں ایسا کوئی نہیں تھا جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قلبی تاثر ہوتا کہ اسے ماں سمجھتے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے سیدہ فاطمہ بنت اسد کی یاد آتی ہے اس لیے میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ رکھا میں فاطمہ زھراءسلام اللہ علی ابیھا و علیھا وہی اُنس حاصل کرتا ہوں جو اپنی والدہ سے حاصل کرتا تھا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دادی جان کا نام بھی فاطمہ تھا۔

سیدہ خاتون جنت سلام اللہ علی ابیھا و علیھا کو زھراءۃالمصطفیٰ بھی کہا جاتا ہے یعنی مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پھول اور گلشن مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کلی ہیں۔

امام اہل سنت امام احمد رضا رحمۃاللہ علیہ نے فرمایا

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی
زھراء ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

سیدہ کائنات سلام اللہ علی ابیھا و علیھا کا ایک نام بتول جس کا معنی '' عفیفہ '' ہے یعنی جسے اللہ نے ہر قسم کی نفسانی خواہشات سے پاک رکھا ہو اود نیاوی ''ہوس'' سے پاک ہوں یعنی پاک دامن۔

آپ سلام اللہ علی ابیھا و علیھا کے القابات آپ کی سیرت اور صفات پاک کے عکاس تھے۔ اللہ تعالیٰ جلا و علی نے آپ کو شرف و کمالات میں جُدا رتبہ عطا فرمایا۔

علماء کرام کے نزدیک جن کے متعدد نام ہوں اس ہستی کے بہت بڑے مقام کی دلیل ہوتے ہیں۔ کیونکہ صفات اس کی ذات پر دلالت کرتیں ہیں۔ سیدہ خاتون جنت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات

مبارکہ کا مظہر تھیں اور آپ سلام اللہ علی ابیھا وعلیھا کی صفات مبارکہ ایسی ہیں کہ آپ کا ہر نام آپ کی کسی نا کسی صفت کو ظاہر کرتا ہے۔اور ان کا مقام و مرتبہ ان کے اسماء مبارکہ سے ظاہر ہے۔

قرآن مجید کی جن آیات مبارکہ کی دلالت آل پاک کی عظمت و شان پر ہے ان کا اولین مصداق حضرت خاتون جنت سلام اللہ علیہا ہیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

(سورۃ الاحزاب ۳۳)

ترجمہ: اے نبی کے گھر والو اللہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں خوب ستھرا کر دے۔

اس آیت مبارکہ کا مصداق سیدہ خاتون جنت سلام اللہ علی ابیھا وعلیھا ہیں۔

اللہ نے ارشاد فرمایا

قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ (سورۃ الشوری آیت ۲۳)

ترجمہ: تم فرمائو: میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں طلب کرتا مگر قرابت داروں کی محبت

مفسرین کرام نے یہاں بھی ذوی القرباء سے اولین مصداق جن کو ٹھہرایا وہ حضرت خاتون جنت سلام اللہ علیہا ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ (سورۃ العمران آیت ۶۱)

ترجمہ: ان سے فرمادو آئو ہم تم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

تمام مفسرین کرام اس بات پر متفق ہیں کہ بنی نجار کے ساتھ جب مباہلہ ہوا تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خاندان کو ساتھ لے کر چلے ان میں اولین حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا ہیں۔قرآن مجید کی ان

آیات مبارکہ یعنی وحی جلی کا اولین مصداق حضرت سیدہ خاتون جنت سیدہ نساء اہل الجنۃ سلام اللہ علی ابیھا و علیھا ہیں۔ یہ آپ کی بلند ترین شان اقدس ہے کہ اللہ جلا و علی آیات بینات میں ان کا ذکر فرما رہا ہے۔

اللہ نے ارشاد فرمایا

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (ۃ) إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا (سورۃ الدھر آیت ۸۔۹)

ترجمہ: اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اوت یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔

سیدہ خاتون جنت سلام اللہ علی ابیھا و علیھا نے قیدی، یتیم اور مسکین کو کھانا دیا خود بھوکی رہیں سیدہ پاک روزہ میں ہوتیں افطار کے وقت آپ کھانا ان کو صدقہ کر دیتی تھیں۔ یہ مکمل واقعہ سیرت و تاریخ اسلام میں درج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے باقاعدہ اس واقعہ کو تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا۔ اللہ نے قرآن میں اس عمل کا ثواب اپنی جگہ لیکن عمل کرنے والے کی حسن نیت اور اخلاص کو بیان فرمایا کہ ہم اللہ کی رضا کے لیے کرتے ہیں اس کے بدلے نہ کسی سے شکریہ کا مطالبہ ہے اور نہ ہی کسی اور چیز کا، بلکہ اللہ اور اس کی جزاء اور رضا کے لیے اطہام وبعام کرتے ہیں غریبوں مسکینوں قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

یہ شان بھی حضرت خاتون جنت کی ہے کہ ان کے اس عمل کا ذکر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا اس پر بھی مفسرین کرام کا اتفاق ہے کہ اس آیت کی مصداق سیدہ خاتون جنت ہیں۔

ایسی ہستی اور اعلیٰ شخصیت کا رتبہ بلند ہے کہ جن کے ایمان باللہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرابت داری، ان اعمال مبارکہ میں اخلاص و تقویٰ کا بیان قرآن میں بیان ہوا۔ رب تعالیٰ جلا شانہ نے جن ہستیوں کے مقام کا اپنے کلام مقدس میں بطریق منصوص نص کے ذریعے فرمادیا اس سے بلند اور مقام کیا ہو سکتا ہے۔

قرآن مجید کے ان واضح دلائل کے بعد حدیث پاک میں بھی ان کی شان اقدس بیان ہوئی ہے

عن فاطمة سلام الله عليهاقالت: قال النبی صلی الله عليه وآله وسلم اما ترضين ان تکونی سيدة نساء اهل الجنة (البخاری)

سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے تمہیں تمام جنتی عورتوں کی سردار فرمایا ہے۔

اس طرح کی حدیث پاک امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے روایت کی ہے

عن فاطمة سلام الله عليها قالت :قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم اما ترضين ان تکونی سيدة نساء المومنين اونسائها هذه المة(مسلم وابن ماجہ)

سیدہ پاک فرماتیں ہیں کہ مجھے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے فاطمہ سلام اللہ علیہا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام مومنین کی عرتوں کی سردار ہو۔یعنی اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہو۔

یعنی سیدہ پاک جنتی عورتوں کی بھی سردار ہیں اور تمام مومن عورتوں کی بھی سردار ہیں۔اس حدیث پاک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ خاتون جنت کو سیدہ کہہ کر بلایا اس سے ان کی سیادت ثابت ہے۔یعنی جنتی عورتوں کی سردار ہیں مومن عورتوں کی سردار ہیں اور اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔

اس کے علاوہ حضور اکرم اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار عورتیں کامل ترین عورتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو تمام عورتوں کا سردار بنایا ہے ان میں حضرت سیدہ مریم بنت عمران علیہ السلام، حضرت حضرت سیدہ آسیہ بنت مزاحم رضی اللہ عنہا، حضرت سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت محمد رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

مسلم شریف میں حدیث پاک ہے

عن المسور بن مخرمة رضی الله عنه قال:قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم انما فاطمة بضعة منی یؤذینی ما آذاها(المسلم)

حضرت مسور بن مخرمہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے اذیت دے وہ چیز مجھے بھی اذیت دیتی ہے۔

سیدہ خاتون جنت سلام الله علی ابیها و علیها کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت یہ ہے کہ یہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور میرے جسم کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے پسند ہے وہ مجھے پسند ہے جو چیز اسے تکلیف

دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے۔ جس چیز سے اسے راحت ہے مجھے بھی راحت ہے۔اس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا قرب ظاہر فرمارہے ہیں اور یہ سیدہ پاک کی بلند ترین شان ہے۔ سیدہ خاتون جنت سلام اللہ علی ابیھا وعلیھا جزو رسول ہیں اس سے آپ کا مقام اتنا بلند تر ہے محدیثین کرام اور خاص طور پر حضرت قاضی ایاز مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں اس اعتبار سے سیدہ پاک کا مقام عرش اولیٰ سے بھی بلند ہے۔ کیونکہ عرش اعظم بھی خدا کی مخلوق ہے مگر وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن کا ٹکڑا نہیں ہے۔ خدا کی مخلوق میں سے سب سے بلند حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدن پاک ہے اور ان کا مقام عالی ہے اور جو آپ کا جزوِ بدن ہے اللہ کی مخلوق میں وہ سب سے بلند ہے۔ اس حیثیت سے بعد از رسل عظام ان کا بلند ترین مقام ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو نقل فرمایا ہے۔ لیکن یہاں اعتقادی لحاظ سے ایک وضاحت ضروری ہے کہ اس سے مراد افضیلت مطلقا مراد نہیں ہے اور نہ ہی سیدہ پاک کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل بتا رہے ہیں لیکن سیدہ پاک سلام اللہ علی ابیھا وعلیھا اس اعتبار سے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم پاک کا حصہ ہیں اور جزو ہونے کے لحاظ سے ضرور بلند ترین ہیں لیکن جہاں فضیلت کلی کا تعلق ہے وہاں افضل البشر بعد از انبیاء حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس کی وضاحت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے خود بھی فرمائی ہے۔

علماء کرام حدیث پاک میں پوشیدہ حقیقتوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ دلائل کو ملانے کے بعد وہ ایک نتیجہ اخذ کرتے ہیں جیسا حضرت قاضی ایاز مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا ایسے علماء کرام کا ذہن جنت کا گلستان ہوتا ہے کہ کس انداز سے ان کے کلام سے خوشبوئے اٹھ رہی ہیں کیا نتائج فکر مرتب ہو رہے ہیں کہ جزو رسول ہونے کی حیثیت سے سیدہ پاک کا مقام رسول خدا کے بعد سب سے بلند ہے۔

اس کے علاوہ سمجھنے کی بات یہ ہے کہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ سیدہ خاتون جنت کی والدہ ہیں وہ سیدہ پاک کے لئے محترم ہیں وہ بھی مذکورہ بالا آیات بینات کی مصداق ہیں حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ علنھن ہیں سب کے اپنے اپنے مقامات اور درجات ہیں کسی کا دوسرے سے تقابل نہیں ہے۔ ان سب کا اپنا ایک مستقل مقام ہے ہم یہ بیان کر رہے ہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جزو ہونا خون رسول ہونا اس اعتبار سے آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ لیکن آپ کے بھائی اس میں آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کی باقی بہنیں بھی ساتھ ہیں کیونکہ یہ بھی خون رسول ہیں۔

جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمۃ الزھراء سلام اللہ علی ابیھا وعلیھا میرے جگر کا ٹکڑا ہیں وہاں آپ کی شخصیت اور آپ کے قلب اطہر کی فضا کو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنی مناسبت تھی۔اس کا اندازہ آپ اس حدیث پاک سے لگا سکتے ہیں۔

حدیث پاک ہے۔

وعن عائشة رضی الله عنها قالت ما رأيت أحدا كان أشبه سمتا وهديا ودلا. وفی رواية حديثا وكلاما برسول الله صلى الله عليه وسلم من فاطمة كانت إذا دخلت عليه قام إليها فأخذ بيدها فقبلها وأجلسها فی مجلسه وكان إذا دخل عليها قامت إليه فأخذت بيده فقبلته وأجلسته فی مجلسها(ابوداود)

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ فاطمۃ الزھراء سے بڑھ کر کوئی بھی سیرت میں عبادت میں عادات میں بات کرنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشابہت نہیں دیکھا۔جب سیدہ پاک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتیں تھیں نبی پاک کھڑے ہو جاتے ان کا ہاتھ پکڑ لیتے اور ہاتھ کا بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بیٹھا دیتے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لے جاتے تو سیدہ پاک کھڑی ہو جاتیں ان کا ہاتھ پکڑ لیتی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس کو بوسہ دیتی اور آپ کو اپنی جگہ پر بیٹھا دیتی تھیں۔

اس حدیث سے بیٹیوں کی عزت اور ان کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ہر بیٹا یا بیٹی اپنے والدین کے جزو کا حصہ ہوتے ہیں لیکن ان کی عادات ضروری نہیں کہ اپنے والدین کی طرح ہی ہوں۔لیکن یہ سیدہ پاک پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم تھا یہی بات سیدہ عائشہ صدیقہ فرمارہی ہیں کہ سیرت میں عبادت یعنی سرکار دوعالم کی عبادت کا خشوع و خضوع احسان کی کیفیت میں حضرت خاتون جنت کی عبادات کا خشوع و حضوع ایک جیسا تھا۔حضرت عائشہ صدیقہ فرماتیں ہیں کہ سیدہ خاتون جنت جب کلام فرماتیں تھیں ایسے لگتا تھا جیسے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان فرمارہے ہیں۔

عورتوں کے ساتھ بات کرنا عادات و خصلتیں کسی کو عطا و بخشش ،دیانت صداقت شرافت میں اپنے والد سرکار دوعالم کی تصویر تھیں۔آپ کی سیرت پاک کی باتیں جب بھی بیان کی جاتیں ہیں تو ان کے مقام و مرتبہ کو پہچاننا ان کے احوال کو پہچاننا یہ ہماری محبت اور قلبی لگائو کی بات ہے۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان شخصیات کی سیرت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ان کے پیچھے چلنا ان کی اتباع کرنا یہ ہمارے لیے رول ماڈلز ہیں

ہماری مائیں بہنیں بیٹیوں کے لیے امہات المومنین ہیں نساء اہل بیت اور صحابیات کا کردار اور ان کی ذوات رول ماڈل ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرح مردوں کے لیے رول ماڈل ہیں اس طرح عورتوں کے لئے بھی ہیں لیکن اللہ کے نبی مرد تھے لیکن عورتوں کے احوال اور ان کی ذمہ داریاں الگ ہیں اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج، بیٹہ یاں اور صحابیات ان کے رول ماڈلز ہیں کیونکہ وحی اترتی تھی تو مخاطب وہ تھیں۔پردہ کرنے کے احکامات جاری ہو رہے ہیں بچوں کی پرورش کرنا اور روپیہ پیسہ کیسے خرچ کرنا ہے یہ تمام معاملات اللہ اور اس کے رسول بتا رہے ہیں اس کے اولین مصداق تو وہ شخصیات ہیں جو اس وقت موجود تھیں۔ وہ ہمارے لیے نمونہ بن گئے۔ جس طرح صحابہ واہل بیت ہمارے لیے نمونہ ہیں اس طرح صحابیات اور نساء اہل بیت اور سیدہ خاتون جنت مسلم امہ کی مائوں بہنوں اور بیٹیوں کے لیے رول ماڈل ہیں۔ کیونکہ عورتوں کی معاشرت مردوں سے کچھ الگ ہے ان کے احکامات میں وہ نساء اہل بیت سے رہنمائی حاصل کرتیں ہیں۔اس لیے ہمیں ان کی سیرت مقدسہ کو بیان کرنا چاہیے اور بیان سننا بھی چاہیے۔

اس دنیا میں جو اولاد تولد ہوتی ہے اس کی تربیت پر سب سے پہلے جو شخصیت اثر انداز ہوتی ہے وہ اس کی ماں ہوتی ہے حضرت خاتون جنت کی تربیت حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے فرمائی ہے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ تاریخ اسلام کی بہت اہم ہستی ہیں کہ جنہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری اولاد کی تربیت فرمائی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذمہ تو ساری امت کی تربیت تھی صحابہ پاک کی تربیت کرتے تھے۔ان کو تعلیم دیتے تھے گھر میں بچوں کی تربیت پر حضرت خدیجۃ الکبریٰ دھیان دیتی تھی۔ چار بیٹیوں کی تربیت فرمائی حالانکہ عرب میں رواج تھا کہ وہ اپنے بچوں کو کھلی فضا میں بھیجتے تھے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت حلیمہ کے پاس بھیجا گیا تھا۔ لیکن حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے اپنی اولاد کو کسی دائیہ کے پاس نہیں بھیجا۔آپ نے ذاتی طور پر ان کی کفالت اور تربیت و پرورش کی۔ خاص طور پر سیدہ خاتون جنت کی پرورش اور اور ان پر توجہ فرمائی۔

حضرت سیدہ خاتون جنت سرکار کی عمر مبارک صرف پانچ سال تھی جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا پہلے اقرابت دارو ں اور پھر عام الناس میں کی۔ اس کے ساتھ ہی مصائب کا دور شروع ہو گیا۔ چونکہ سیدہ پاک کی عمر پاک پانچ سال تھی اس عمر میں عام انسان کی شعور کی آنکھ کھلتی ہے۔ سیدہ پاک نے دیکھا ان کے گھر، اماں جان، اور ابا جان کے ساتھ ارد گرد سوسائٹی کا برتائو اچھا نہیں ہے یعنی حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکالیف دی جاتیں ہیں شریر لوگ آپ کے سرِ اقدس پر مٹی ڈال دیا کرتے آپ کے راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تھے۔اس ماحول کو دیکھ کر سیدہ کائنات کی اپنی حالت کیا ہوتی ان عوامل کے ان کی شخصیت پر کیا اثرات مرتب ہوتے تھے۔

کعبہ شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت کر رہے تھے عقبہ بن ابی معیط نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم پاک (سر اقدس) پر مردہ جانور کی اوجھڑی رکھ دی۔ حضرت خاتون جنت کعبہ شریف میں آئیں اور سرکار کے سر انور سے جانور کی اوجھڑی ہٹائی اور ان کے سر انور کو صاف کیا چھوٹی سی عمر مبارک میں آپ نے کہا کہ اے مشرکو تمہارا انجام بہت برا ہو گا۔اور جن کے ساتھ تم یہ سلوک کر رہے ہو تم نیست و نابود ہو جائو گے اور ان کا کلمہ حق بلند ہو گا۔

سیدہ خاتون جنت کی عمر مبارک دس سال کے قریب ہے جب کفار مکہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بائیکاٹ کیا اس کے نتیجے میں بنو ہاشم گھاٹی شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے۔یہ تین سال کا عرصہ قیامت کا منظر پیش کرتا تھا یہ اندازہ لگائیں کہ چند افراد کا مکمل سوشل بائیکاٹ ہو جائے ان کے ساتھ لین دین پر پابندی ہو حتیٰ کہ کوئی چیز خرید بھی نہ سکے تو کتنا سخت وقت ہے۔اس وقت بھی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب بیٹیاں آپ کے ساتھ ہیں سیدہ خاتون جنت کی اوائل عمر پاک ہے حضرت خدیجۃ الکبریٰ فرماتیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کو دیکھتے کہ ان پر کیا اثرات ہیں جب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواتین کی جانب ان کی خبر گیری کے لیے آتے تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیاں بھوک سے نڈھال ہو تیں لیکن جب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے تو یہ ہنستی تا کہ ہماری وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بوجھ نہ ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کا درد محسوس کرتے لیکن اللہ کا شکر ادا کرتے کہ کتنی صابرہ شاکرہ بیٹیاں عطا ہوئیں ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پاک کے ابتدائی ادوار میں مشکالات کا سیدہ پاک مشاہدہ فرماتیں تھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تیئیس سالہ دور نبوت میں سیدہ پاک ساتھ رہیں اور ایسا کوئی مرحلہ نہیں آیا کہ سیدہ پاک خدمت دین میں مشغول نہ ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب طائف تشریف لے گئے۔ کفار نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا مکہ واپس تشریف لائے سب سے پہلے حضرت ام کلثوم اور سیدہ فاطمۃ الزھراء نے آپ کو دیکھا بلا اختیار ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے حضور کو دیکھ کر آنسو پونچھتی تھی کہ ہمارے آنسو دیکھ کر حضور کو صدمہ نہ ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ان کو دیکھا فرمایا بیٹا گھبرائو نہیں اللہ کا مجھ سے وعدہ ہے کہ نصرت و فتح میری ہو گی۔اور ہمیں غلبہ عطا فرمائے گا۔

سیدہ خاتون جنت غزوہ احد میں بذات خود موجود ہیں اور مجاہدین اسلام کو پانی پلا رہی ہیں زخمیوں کی مرہم پٹی کر رہی ہیں اور عین جنگ کی حالت میں سیدہ پاک موجود ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زخمی ہو گئے دندان مبارک شہید ہو گئے اور چہرہ انور سے خون رک نہیں رہا سیدہ پاک نے بوریا جلا کر مرہم پٹی کی۔

اس کے علاہ غزوہ خندق و غزوہ خیبر اور فتح مکہ میں یہ خدمات کیں ہیں اگر ان کے لیے جنت سے کپڑے آسکتے ہیں تو یہ دیکھیں ان کے پیچھے ان کا مجاہدہ کتنا تھا۔مشکالات میں صابرہ اور بہادر کتنی تھیں۔

سیرت مطہرہ کا ایک مکمل باب ہے جس کو کبھی علماء نے چھ بھی نہیں کیا تذکرہ میں بھی یہ باتیں کبھی نہیں چھیڑیں ان پر غور کرنا چاہیے۔اس سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ایسے ہنگامی حالت کے لیے ہماری مسلم بہنیوں اور مائوں کو شرعاً ایسے کام کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

کیا ہمارے علماء کرام اور دینی طبقہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ ایسی خدمات عورتیں انجام دے سکتی ہیں یا نہیں؟

حضرت خاتون جنت جن کا پردہ یہ ہے کہ اگر ایک بال مبارک بے پردہ ہو جائے تو سورج اپنا منہ چھپا لے وہ اس مرحلہ پر یہ خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

اس کے علاوہ ہماری مائوں بہنوں کے لئے آپ سلام اللہ علی ابیھا وعلیھا کی حیات مبارکہ کا ایک روشن پہلو آپ کی شادی شدہ زندگی ہے کہ آپ اپنے گھر کے کام خود کرتیں تھیں۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آپ کی رخصتی ایک جائے نماز،ایک مشکیزہ،چند کپڑے اور چند برتن جہیز کے ساتھ کی۔

انصاری صحابی حارثہ بن نعمان ان کو بڑا اشرف حاصل ہے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ازواج مطاہرات کے لیے مکان کی ضرورت پڑتی ہے تو یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کر دیتے تھے

حضرت خاتون جنت سرکار کی شادی ہوئی آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا گھر آپ کے گھر سے دور ہے میں آپ کے قریب کسی گھر میں رہنا چاہتی ہوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر کے قریب حضرت حارثہ بن نعمان کا گھر ہے اس نے مجھے اتنے مکان دیئے ہیں کہ شرم آتی ہے کہ اس سے تیرے لیے مکان مانگوں۔

کسی خادمہ نے سن لیا اور یہ بات حضرت حارثہ کو بتادی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی حضور آپ کے مکان کے ساتھ متصل اپنا مکان سیدہ خاتون جنت کے لیے پیش کرتا ہوں۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے سیدہ پاک کی تربیت اس انداز سے کی تھی کہ گھر کا سارا کام خود کرتیں تھیں آٹا کے لیے چکی خود چلاتی تھیں۔ہاتھوں پر چھالے پڑ جاتے گھر میں جھاڑو دیتیں برتن دھوتیں کپڑے دھوتیں، کام کے علاوہ عبادات کا یہ حال تھا سردیوں کی راتوں میں سجدے کی حالت میں فجر کی اذان ہو جاتی اور دعا فرماتیں کہ اے اللہ راتوں کو طویل کر دے تا کہ تیری بندی تیری عبادت کر سکے۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹیوں کی پرورش hardwork جسے کہا جاتا ہے ایسے تربیت کی ہے یہ نہیں فرمایا کہ آپ میرے جگر کا ٹکڑا ہو تو میں آپ کے لیے خدام بھیجوں گا آپ کچھ بھی نہ کریں بلکہ جب بارگاہ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سیدہ پاک نے عرض کی کہ ایک لونڈی مال غنیمت سے آئی ہوئی گھر کے کام کے لیے دیں اور جائز حق تھا لیکن سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی تربیت کے لیے فرمایا کہ غزوہ بدر کے یتیموں کا زیادہ حق ہے ان کو خادمائیں دی جائیں اور صفہ کے غریب صحابہ کا زیادہ حق ہے کہ میں پہلے ان کی آبادی کا انتظام کروں۔ لیکن ساتھ روحانی تسلی اور تشفی بھی کر دی۔فرمایا کہ میں تم کو وہ تسبحات بتاتا ہوں اپنے ہاتھوں کے پوروں پر پڑھ لیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں کام کی وہ قوت دے گا جس کی وجہ سے تھکاوٹ محسوس ہی نہیں ہو گی۔اور وہ تسبحات فاطمہ ان کے ذریعے آج امت کو بھی حاصل ہو گئی۔

خواتین یہ سمجھتیں ہیں کہ اگر ہم حسن نیت کے ساتھ بچوں کی پرورش کریں تو عبادت کسی اور چیز کا نام ہے۔اگر وہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سمجھ کر اپنے بچوں پر دھیان دیں ان کی خدمت کریں یہ بھی ان کے لیے عبادت ہے۔دل تنگ نہ کریں اور اس پر شوہر کا شکوہ نہ کریں ایک تو اس سے گھر کی فضا جنت بنے گی دوسرا یہ کہ ان کا بچوں کی تربیت کرنا نفلی عبادت سے افضل ہے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا

مزرعِ تسلیم را حاصل بتول

مادراں را اسوہ کامل بتول

اسلام کی کھیتی کا فائدہ اور نتیجہ حضرت فاطمہ ہیں اسلامی تعلیم و تربیت کا نچوڑ ہیں۔مائوں کے لیے اسوہ کامل ہیں حضرت بتول زھراء۔

آں ادب پر وردہ صبر ورضا

آسیاں گردان ولب قرآن سرا

وہ صبر ورضا کا ایک مجسمہ تھیں اور ان کی تربیت وپرورش اسی ماحول میں ہوئی کہ آپ چکی چلا رہی ہیں اور تلاوت قرآن جاری ہے اس کا مطب ہے کہ جسمانی غذا کے ساتھ روحانی غذا کا انتظام ساتھ ساتھ جاری ہے اور مائیں اس ورد کے ساتھ کھانا تیار کرتیں ہوں تو پھر اولاد حسنین کریم جیسی کیوں نہ ہو

علامہ صاحب نے سیدہ پاک کے پردہ کے بارے میں فرمایا

اگر پندے زادرویشی پذیری

ہزار امت بمیرد تو نمیری

اگر اس فقیر سے کوئی نصیحت حاصل کرو تو وہ نصیحت ایسی کروں گا کہ سیکڑوں قومیں صفحہ ہستی سے مٹ جائیں لیکن تو مر کے بھی نہیں مرے گی

بتولی باش و پنہاں شوازین عصر

کہ در غوش شبیری بگیری

تو بتول بن اور اس زمانے سے چھپ جا۔تاکہ تیری گود میں بھی حسین جیسے بیٹے پیدا ہوں

یہ صرف سمجھانے کا انداز ہے شبیر رضی اللہ عنہ روز روز تو پیدا نہیں ہوتے نہ کوئی سیدہ فاطمہ الزھراء بن سکتی ہے۔مطلب یہ کہ سیدہ پاک کے نقش قدم پر چل اور حضرت شبیر کا غلام پیدا ہو گا۔لیکن اس کے لیے وہ حجاب وہ صبر ورضا وہ تسلیم ورضا جو حضرت خاتون جنت میں تھا پیدا کرنا ہو گا۔

حضرت علامہ اقبال نے بڑے خوبصورت انداز میں سیدہ پاک کی شان میں کلام لکھا

مریم از یک نسبت عیسیؑ عزیز

از سہ نسبت حضرت زہراء عزیز

حضرت مریم کا ذکر حضرت عیسیٰؑ کی والدہ ہونے کی وجہ سے آتا ہے۔لیکن حضرت خاتون جنت کا مقام تین نسبتوں کی وجہ سے بڑا بلند ہے۔

نور چشم رحمۃ للعالمین

آں امام اولین وآخرین

کہ آپ حضور رحمۃاللعالمین کی بیٹی ہیں جو کہ امام اولین وآخرین ہیں

بانوے آں تاجدار ہل آتی

مرتضیٰ مشکل کشاء شیر خدا

کہ آپ زوجہ ہیں حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کی تاجدار حل عطا کی

مادر آں مرکز پرکار عشق

مادر آں کارواں سالار عشق

کہ آپ جو دائرہ عشق و محبت کا مرکز ہیں حضرت امام حسن مجتبی اور سالار عشق حضرت امام حسین باوفاان کی والدہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو شرف اور کمال عطا فرمایا آپ سلام اللہ علیھا نے مختصر زندگی پائی لیکن صدیوں پر محیط زندگیاں بھی اگر کسی کو نصیب ہو جائیں تو اتنے کارنامے اور اتنی عظیمتیں کوئی اکٹھی نہ کر سکے گا جتنا شرف و کمالات مجاہدات حضرت سیدہ پاک نے حاصل کیے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں آپ کو فرما دیا کہ خاندان میں سب سے پہلے تم مجھے ملو گی ان کا وصال مبارک 3 رمضان المبارک کو ہوا

حلقہِ یاران طریقت کے نام

صرف شیخ کی بات سُننا!

اس بات پر صوفیاء کرام کا اتفاق ہے کہ شیخ کی محبت کی شرائط میں سے یہ بات بھی ہے کہ وہ طریقت میں اپنے شیخ (مرشد، پیر) کے علاوہ کسی دوسرے کی بات سننے سے بہرہ ہو جائے۔ پس وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کو قبول نہ کرے حتیٰ کہ اگر تمام شہر والے ایک جگہ کھڑے ہو جائیں تو بھی وہ اسے اپنے شیخ سے متنفر نہ کر سکیں۔

اخذ

الانوار القدسیہ فی معرفۃ قواعد الصوفیہ

مصنف:

قطب ربانی امام عبدلوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

آداب مرید کامل صفحہ نمبر 156